احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹ ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۷۸/۴۳ ہفتہ: ۱۵- رجب ۱۴۱۳ھ، ۹- صلح ۱۳۷۲ ہش، ۹- جنوری ۱۹۹۳ء نمبر ۷

ماں باپ کی تربیت کا دائمی اثر

حقیقت یہی ہے کہ ماں باپ کی تربیت بچہ پر بڑا گہرا اثر ڈالتی ہے۔ جن بچوں کے والدین بچپن سے ان کے کانوں میں یہ بات ڈالتے رہتے ہیں کہ انہوں نے بڑے ہو کر دین کی خدمت کرنی ہے۔ وہ دینی ماحول سے الگ ہو کر بھی اس بات کو بھلاتے نہیں۔ بلکہ اسے ہمیشہ یاد رکھتے ہیں۔

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"لوگ تلاش کرتے ہیں کہ ہمیں حقیقت ملے۔ لیکن یہ بات جلد بازی سے حاصل نہیں ہوا کرتی۔ جب انسان کی روح پگھل کر آستانۂ الوہیت پر گرتی ہے اور اسی کو اپنا اصل مقصود خیال کرتی ہے۔ تب اس کے لئے حقیقت کا دروازہ بھی کھولا جاتا ہے لیکن یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے اور صحبتِ صادقین سے یہ باتیں حاصل ہوا کرتی ہیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۴۶-۴۷)

"ہماری جماعت کے لوگوں کو نمونہ بن کر دکھانا چاہیئے اگر کسی کی زندگی بیعت کے بعد بھی اسی طرح کی ناپاک اور گندی زندگی ہے جیسا کہ بیعت سے پہلے تھی اور جو شخص ہماری جماعت میں ہو کر برا نمونہ دکھاتا ہے اور عملی یا اعتقادی کمزوری دکھاتا ہے تو وہ ظالم ہے کیونکہ وہ تمام جماعت کو بدنام کرتا ہے اور ہمیں بھی اعتراض کا نشانہ بناتا ہے۔ برے نمونے سے اوروں کو نفرت ہوتی ہے اور اچھے نمونہ سے لوگوں کو رغبت پیدا ہوتی ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۴۵۵)

ماہِ صیام میں حفاظ کی ضرورت

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے امسال ماہ صیام فروری ۱۹۹۳ء کے آخری عشرہ میں شروع ہو رہا ہے۔ جس کے لئے نظارت ہذا کو اُن حفاظ کرام کے پتہ جات درکار ہیں جو ماہِ صیام میں مرکز کے انتظام کے تحت مختلف جماعتوں میں جا سکیں۔ وہ خود، نیز امراء و صدر صاحبان ایسے حفاظ کے پتہ جات ۵، فروری ۹۳ء تک دفتر نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ میں بھجوا دیں تا پروگرام کے مطابق بروقت ان کو بھجوایا جا سکے۔

اسی طرح جن جماعتوں کو ضرورت ہو وہ بھی اپنی درخواستیں اس تاریخ تک نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔

نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ۔ ربوہ

ربوہ کے حلقہ جات میں ٹارگٹ تحریکِ جدید کا حصول

پاکستانی جماعتوں کے لئے تحریک جدید کے وعدہ جات کا جو ٹارگٹ مقرر کیا جاتا ہے وہ عموماً سہل الحصول ہوتا ہے تاہم اگر قدرے مشکل بھی ہو تو بفضلِ خدا منظم کوشش اور لگن سے کام کرنے کے نتیجہ میں مشکل ٹارگٹ بھی حاصل کر لئے جاتے ہیں۔ ربوہ کے متعدد حلقہ جات اس سلسلہ میں قابلِ قدر نمونہ قائم کر رہے ہیں۔ ٹارگٹ سے بھی زیادہ وعدے بھجوائے جا رہے ہیں۔ دیگر جماعتیں بھی اپنے ٹارگٹ کو مشکل محسوس کرنے کے باوجود منظم کوشش اور لگن سے کام کریں گی تو خدا کے فضل سے کامیابی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ سب کی مدد فرمائے اور اجرِ عظیم سے نوازے۔

وکیل المال اوّل تحریک جدید

بچوں کو مالی قربانی کی عادت ڈالنا والدین اور سرپرستوں کی ذمہ داری ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث

میں بچوں کو بھی اور ان کے والدین اور سرپرستوں کو بھی اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ہم نے آہستہ آہستہ عادت ڈال کر وقف جدید کے نظام کو مالی لحاظ سے بچوں کے سپرد کر دینا ہے۔ ابھی تو ابتداء ہے (....) ضرورتیں بڑھیں گی تو قربانی کا جذبہ بھی بڑھے گا۔ اور ایثار بھی بڑھے گا۔ اور چندہ بھی بڑھتا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے بچوں کو توفیق دیگا کہ وہ اس چندہ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔ اور یہ کوئی ایسی رقم نہیں جو ادا نہ ہو۔ اس وقت جماعت کی جو اقتصادی حالت ہے اس کو سامنے رکھیں تو یہ مشکل امر نہیں کہ بچے اس بوجھ کو اٹھائیں لیکن وہ تو بچے ہیں۔ اصل ذمہ داری تو ان کے سرپرستوں اور والدین پر ہے۔ ایک بچہ مثلاً پانچ سال کا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ اس سے یہ نہیں پوچھے گا کہ تم نے میری راہ میں قربانی نہیں دی۔ کیونکہ ہر نیک عمل کی ایک بلوغت ہوتی ہے اور وہ ابھی مالی قربانی کی بلوغت کو نہیں پہنچا۔ جب وہ اس بلوغت کو پہنچے گا تو اگر آپ نے اس کی تربیت نہیں کی اور اس میں بخل پیدا ہو گیا اور بخل کی عادت پختہ ہو گئی تو پھر جس طرح وہ جس طرح وہ خدا کے سامنے جوابدہ ہوگا آپ بھی جوابدہ ہوں گے۔

پس ابھی سے اپنی اور اپنے بچوں کی تربیت کریں اور ان کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی عادت ڈالیں۔ وقف جدید کی رقم اس قدر تھوڑی ہے کہ میں سمجھتا تھا اسے بچوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی عادت ڈالنے کے لئے استعمال کرنا چاہیئے۔ ڈیڑھ دو لاکھ روپیہ چندہ تو کچھ بھی نہیں اور پھر خاص طور پر جماعت کی موجودہ اقتصادی حالت کے لحاظ سے خدا تعالیٰ کا جماعت پر بڑا فضل ہے۔ (—) اور یہ کوئی بڑی رقم نہیں جو بچوں سے مانگی جا رہی ہے۔ یہ رقم مانگی بچوں سے جا رہی ہے۔ اور بچوں کے ہاتھ سے ہی ہمیں ملنی چاہیئے۔ ایک بچہ جو بالکل چھلے کا ہی ہو ماں اگر چاہے تو اس کے

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۹ صلح ۱۳۷۲ ہش — ۹ جنوری ۱۹۹۳ء

مایوسی کیوں؟

کہتے ہیں کہ مایوسی گناہ ہے اور مایوسی گناہ اس لئے ہے کہ انسان تو ترقی پر ترقی کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور مایوسی انسان کی ترقی کی خواہش کو کچل کے رکھ دیتی ہے اور اس کے آگے بڑھنے کے عمل کے آگے بند باندھ دیتی ہے۔ مایوسی بڑھتے بڑھتے انسان کو زندگی سے بیزار کر دیتی ہے اور باوجود اس کے کہ جان کا اتلاف بہت بڑا گناہ ہے وہ غلط طور پر سمجھنے لگتا ہے کہ اس کے بغیر چارہ ہی نہیں ہے۔ ہوئی نا مایوسی گناہ۔

اگر انسان دعا کا قائل ہو اور دعا کی قبولیت کو دل سے مانتا ہو تو مایوسی کی کوئی وجہ پیدا نہیں ہوتی۔ کیونکہ دعا کا مطلب ہی یہ ہے کہ انسان اپنی طاقت اور اپنی سمجھ بوجھ پر بھروسہ نہیں کرتا بلکہ وہ اپنے آپ کو ایک لاشئے سمجھ کر خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں دے دیتا ہے اور خدا تعالیٰ کی قدرتیں لاانتہا ہیں ان کیلئے نہ کوئی روک ہے اور نہ کوئی بند۔

حقیقت یہ ہے کہ مایوسی پیدا ہی اس بات سے ہوتی ہے کہ بس جو کرنا تھا کر لیا اس سے زیادہ کچھ کیا نہیں جا سکتا اور چونکہ ابھی تک کامیابی نہیں ہوئی اس لئے آئندہ بھی کامیابی کی امید نہیں ہے اور اگر انسان یہ جان لے کہ جس سے وہ دعا کر رہا ہے اسکی قدرتیں تو لاانتہا ہیں تو وہ کبھی بھی کوشش کرنے سے نہ رکے۔ کم از کم مایوس ہو کر تو نہ رکے۔

ہماری کمزوری ہمارا اپنا خاصہ ہے اور ہماری طاقت۔ خدا تعالےٰ کی عطا کردہ طاقت۔ اس یقین کا منبع ہے کہ خدا جب تک چاہے گا ہم کرتے ہی رہیں گے اور۔ آگے بڑھنا ہمارا مقدر ہو چکا ہے۔ یہی وہ بات ہے جو انسان کو ترقی کرنے۔ اور ترقی کرتے رہنے۔ پر مائل کرتی ہے۔ انسان کہیں بھی رک جائے تو کیوں اور ٹھہر جائے تو کس وجہ سے۔ دعا تو اس کی توجہ اس ہستی کی طرف دلاتی ہے جسکی قدرتیں لاانتہا ہیں اور اگر اسکی قدرتوں ہی سے طاقت حاصل کر کے آگے بڑھنا ہے تو پھر آگے بڑھتے چلے جائیے۔ قوت ملتی رہے گی آگے بڑھتے رہیں گے۔

مایوسی سے بچنے کیلئے ضرورت اس بات کی ہے کہ انسان اپنے آپ کو خدا کے ہاتھ میں دے دے۔ اسکی قوت سے قوت حاصل کرے اور چونکہ اسکی قوتیں لاانتہا ہیں اس لئے ہمیشہ اس سے قوت مانگتا رہے۔ حاصل کرتا رہے اور کام کرتا رہے۔ خود کوئی کام چھوڑ دینا چاہے تو بے شک چھوڑ دے لیکن مایوس ہو کر نہیں۔

ایک پَر کی بات ہوتی ہے مگر
ڈار کوّوں کی بنا دیتے ہیں لوگ
خامشی ہو یا پسِ پردہ ہو شور
ایک افسانہ سنا دیتے ہیں لوگ

ـــــ ابوالاقبال

وار پر وار سہیگا تو مزہ آئے گا
دل کا خوں اور بہیگا تو مزہ آئے گا

دھول سے بال اٹے ہوں کہ نہ ہوں
کوئی دیوانہ کہیگا تو مزہ آئے گا

جھلملاہٹ تو بہت خوب ہے انکی لیکن
چاند تاروں میں رہیگا تو مزہ آئے گا

یوں تو ہر وقت بدلتا ہے زمانہ تیور
میری موجوں پہ بہیگا تو مزہ آئے گا

وہ اگر سنگ بدست آتے ہیں آجائیں مگر
سنگ اُن پر جو پڑیگا تو مزہ آئے گا

وہ جو راہوں میں بچھاتا ہے نوکیلے پتھر
مجھکو منزل پہ ملیگا تو مزہ آئے گا

عرش کے پائے پکڑ کر جو دعائیں کی ہیں
ان سے ہر زخم سلیگا تو مزہ آئے گا

انقلابات عطا کرتے ہیں جینے کا بھرم
زیست کا پھول کھلیگا تو مزہ آئے گا

ہم زمانے کو سمجھتے ہیں پرِکاہ سے کم
وقت جب ہم سے لڑیگا تو مزہ آئے گا

دل نے شیطاں کو نسیم آج تو پہچان لیا
یہ جو لاحول پڑھیگا تو مزہ آئے گا

نسیم سیفی

غریب اور بے سہارا بندوں کی ہمدردی

خدا کو پانے کے لئے کامل عجز اختیار کرنا ضروری ہے۔ اور خدا کے عاجز بندوں سے تعلق بڑھانا ضروری ہے۔ خدا کے غریب اور بے سہارا اور کمزور بندوں کیلئے دل میں گہری ہمدردی کا پیدا ہونا ضروری ہے۔ یہاں تک کہ آپ ان کے ساتھ ہو جائیں۔ ان میں سے اپنے آپ کو شمار کرنے لگیں۔ ان کے دکھ بانٹنے لگیں۔ اپنے سکھ ان کے ساتھ بانٹنے لگیں۔

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

افکارِ عالیہ

"اللہ تعالیٰ نے تمام انسانی زندگی اور اس کی دلچسپیوں اور اس کے ماحصل کا بہت ہی مختصر لیکن جامع الفاظ میں خلاصہ پیش فرما دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ زندگی جس کے لئے انسان اپنی تمام تر توجہات ضائع کر دیتا ہے۔ تمام کوششوں اور تمام زندگی کی جدوجہد کا مقصود جس زندگی کو بنا لیتا ہے وہ زندگی کھیل ہے اور لہو ہے اور زینت ہے اور آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرنے کا ذریعہ ہے اور اموال اور اولاد میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے اور ایک دوسرے سے سبقت لے جانے اور ایک دوسرے سے زیادہ کثیر تعداد میں ان کے مالک بننے کا نام ہے۔ فرماتا ہے۔ اس زندگی کی مثال ایسے بادل کی سی ہے جس کو دیکھ کر کافر یا زراع خوش ہوں اور وہ سمجھتے ہوں کہ ہمارے لئے اس سے بہت ہی اچھی نباتات نکلے گی۔ پھر حقیقتاً لہلہاتی ہوئی کھیتیاں اس سے نمودار ہوں۔ لیکن دیکھتے ہی دیکھتے وہ خشک ہو جائیں۔ اور پھر تو ان کو زرد دیکھے۔ یہاں تک کہ وہ ریزہ ریزہ ہو کے بکھر جائیں اور انجام کار آخرت میں شدید عذاب ہو۔ لیکن ساتھ ہی مغفرت بھی ہو اللہ کی طرف سے اور اس کی رضوان بھی ہو۔ (۔) دیکھو! دنیا کی زندگی ایک دھوکے کے سوا کچھ بھی نہیں۔ اللہ کی مغفرت کی طرف دوڑو۔ ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ تاکہ تمہیں اپنے رب کی طرف سے مغفرت حاصل ہو اور ایسی جنت ملے جس کی قیمت یا جس کا حجم، دونوں لحاظ سے آسمان اور زمین کے برابر ہو۔ یہ جنت ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو ایمان لاتے ہیں اللہ پر اور اس کے رسولوں پر۔ یہ خاص فضل ہے اللہ کی طرف سے۔ وہ جسے چاہتا ہے اپنے فضل سے نوازتا ہے۔

ان (۔) میں زندگی کا جو خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔ اس میں سب سے پہلے لعب رکھا ہے۔ کھیل کود۔ اور دنیا میں بسنے والے بہت سے انسانوں کی تعداد ایسی ہے جو زندگی کو محض کھیل کود اور ظاہری دلچسپیوں کے ذریعہ سے زیادہ کچھ نہیں سمجھتے (۔) اور ہوائے نفس کی پیروی کرتے ہیں۔ تمام ایسی لذتیں جن کا انسانی شہوات سے تعلق ہو، لہو میں آجاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ زندگی میں اکثر انسان ان دو چیزوں کی پیروی ہی کو اپنا مقصود بنا لیتے ہیں۔ اور اس کے بعد نسبتاً زیادہ وہ لوگ جن کو خدا تعالیٰ ان سے زیادہ توفیق دیتا ہے۔ اگلے قدم پر' وہ زینت کے سامان مہیا کرتے ہیں۔ درجہ بدرجہ انسانی زندگی کو دنیا میں جتنی عظمت حاصل ہوتی چلی جاتی ہے۔ دنیادار کی نگاہ میں، جتنا اس کو حاصل ہونے لگتا ہے (دنیا کی اصطلاح میں) اسی قدر زیادہ وہ زینت کے سامان اس کے لئے کافی نہیں ہوتے۔ حقیقت میں مال کی ذاتی محبت میں وہ مبتلا ہو جاتا ہے اور مال کا مقصد صرف لہو ولعب یا زینت حاصل کرنا نہیں رہتا بلکہ آخر کار ان لوگوں کا انجام یہ ہوتا ہے کہ مال کی ذاتی محبت میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور اولاد کی محبت میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور ایک دوسرے پر فخر کرنے کے نتیجے میں، فخر کے حصول کے نتیجے میں وہ مال کو بھی بڑھانے لگتے ہیں اور اولاد کو بھی بڑھانے لگتے ہیں۔ یعنی فی ذاتہٖ یہ مقصود بن جاتے ہیں۔

اس سے مراد کیا ہے؟ اگر آپ غور کریں تو انسانی زندگی کی تمام کجیاں اور تمام بے راہ رویاں (یہاں) مذکور ہیں۔ اور اس کا تجزیہ نہایت ہی پاکیزہ رنگ میں یہاں کر دیا گیا ہے۔ دنیا میں جتنی بھی خرابیاں ہیں، جتنی بھی تباہیاں ہیں معاشرے کی، جتنی بھی انسانی بیماریاں ہیں ان سب کا تجزیہ اس (جگہ) پیش فرما دیا گیا ہے اور اعلیٰ اقدار سے روکنے کی جتنی بھی چیزیں ذمہ دار ہو سکتی ہیں۔ ان سب کا یہاں ذکر فرمایا گیا ہے۔

آپ کھیل کود اور لہو ولعب سے بات شروع کریں تو معلوم ہوگا کہ یہ وہ کم سے کم زندگی کا مطلوب ہے جو وسیع طور پر انسان کو حاصل ہو سکتا ہے یعنی اس میں امیر اور غریب کا فرق ہوتا تو ہے لیکن اس حد تک نہیں کہ غریب اس سے محروم رہ جائے۔ امیروں کو بہت ہی مہنگی اور اچھی قسم کی کھیلیں مہیا ہو جاتی ہیں۔ غریب کو معمولی کھیلیں مہیا ہو جاتی ہیں۔ کوئی اور بس نہیں چلتا، کرکٹ نہیں کھیل سکتا، ہاکی نہیں کھیل سکتا۔ فٹ بال نہیں کھیل سکتا تو کپڑے اتار کے کبڈی تو کھیل ہی سکتا ہے اور یہاں سے خدا نے بات شروع کی ہے جو انسانی زندگی کے بہت ہی وسیع پیمانے تعلق رکھتی ہے اور اسی طرح نفسانی خواہشات کی پیروی میں بھی امیر و غریب برابر ہیں۔ اس لحاظ سے کہ دونوں کا بس چلے تو کسی نہ کسی حد تک وہ نفسانی خواہشات کی پیروی کر لیتے ہیں لیکن کھیل کود سب سے عام ہے اور نفسانی خواہشات کی پیروی اس سے نسبتاً چھوٹے دائرہ کی ہے۔ لہٰذا اس کا بعد میں ذکر فرمایا۔

زینت کا مقام اس کے بعد آتا ہے۔ اگرچہ ہر انسان کی خواہش ہے کہ میں زینت اختیار کروں لیکن زینت کا خاص تعلق نسبتاً زیادہ اموال سے ہے۔ جب زندگی کی ادنیٰ ضروریات پوری ہو جائیں تو پھر زینت کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ غربت کے ساتھ بعض دفعہ زینت کا تصوّر بھی مٹ جاتا ہے۔ جس غریب کو دو وقت کی روٹی میسر نہیں، پیٹ بھر کے کھانا میسر نہیں، بچوں کے پہننے کے لئے کپڑے نہیں ہیں، اور بسنے کے لئے گھر نہیں ہے۔ اس غریب کو زینت کی کیا ہوش ہو سکتی ہے۔ وہ تو بعض دفعہ خود اتنا گندا رہتا ہے کہ اس کے قریب سے بھی گزرو تو بدبو آنی شروع ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے درجہ بدرجہ انسانی زندگی کا تجزیہ کرتے ہوئے زینت کو بعد میں رکھا۔ فرمایا ایک ایسا طبقہ بھی ہے انسانوں کا جس کو ادنیٰ ضرورتیں مہیا ہو جاتی ہیں تو پھر وہ زینت کا خیال کرتا ہے۔

اور زینت کے ساتھ لازماً تفاخر کا تعلق ہے۔ جب انسان زینت اختیار کرتا ہے تو چاہتا ہے کہ میں دوسرے کو دکھاؤں اور دوسرے سے بہتر نظر آؤں۔ مختلف زبانوں میں یہ کہانیاں مشہور ہیں کہ بعض دفعہ عورتیں دکھاوے کی خاطر گھر جلوا بیٹھیں۔ جس انسان کے اندر زینت آجائے اس میں بے اختیار تمنا ہوتی ہے کہ وہ اپنی زینت کا اظہار کرے اور دکھاوا کرے تو اس سے مضمون رخ بدل کر تفاخر میں داخل ہو جاتا ہے۔ زینت کا حصول پھر فخر پیدا کرتا ہے اور انسان انسان پر اور قومیں قوموں پر فخر کرتے لگ جاتی ہیں (۔) یہاں تک کہ انسانی دولتیں جو کچھ بھی خرید سکتی ہیں وہ خریدنے کے باوجود، سب کچھ حاصل ہونے کے باوجود پھر بھی حرص باقی رہ جاتی ہے۔

اور وہ حرص فی ذاتہٖ مال کی محبت اور قومی برائی پیدا کر دیتی ہے۔ چنانچہ انسان محض اسی غرض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ زیادہ دولت کے بعد' کہ اسے اور دولت حاصل ہو۔ اور یہ جو آخری بیماری ہے یہ بعض دفعہ اتنی شدّت اختیار کر جاتی ہے کہ پہلے کی ادنیٰ چیزیں ذہن سے اُتر جاتی ہیں اور غائب ہو جاتی ہیں۔ ایسے لوگوں کو بعض دفعہ نہ کھیل کا شوق رہتا ہے، نہ لہو کا، نہ زینت کا، کسی اور رنگ میں نہ تفاخر کا۔ صرف اور صرف پیسہ اکٹھا کرنا اور طاقت کا حصول ان کی زندگی کا مقصد بن جاتا ہے۔"

"یہ ساری وہ چیزیں ہیں جو انسان کے اندر بے راہ روی پیدا کرتی ہیں۔ اور اسے زندگی کے اعلیٰ مقاصد سے ہٹا دیتی ہیں، اس کی توجہ پھیر دیتی ہیں۔ اور معاشرے کی اکثر برائیوں کی بنیاد بن جاتی ہیں۔" (الفضل ۱۴ر نومبر ۱۹۸۲ء)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"یاد رکھو کہ دین کو دنیا سے ہرگز نہ ملانا چاہیئے اور بیعت اس نیت سے ہرگز نہ کرنی چاہیئے کہ میں بادشاہ ہی بن جاؤں گا۔ یا ایسی کیمیا حاصل ہو جائے گی کہ گھر بیٹھے روپیہ ملتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے تو ہمیں اس لئے مامور کیا ہے کہ ان باتوں کو لوگوں سے چھڑا دیویں۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ جو لوگ صدق اور وفا سے خدا تعالیٰ کی طرف آتے ہیں۔ اور اس کے لئے ہر ایک دکھ اور مصیبت کو سر پر لیتے ہیں خدا تعالیٰ ان کو اور ان کی اولاد کو ہرگز ضائع نہیں کرتا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— نون۔ سین

پاکستان/روس تجارت

روس کے ساتھ پاکستانی تجارت میں بہت کمی آگئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ گذشتہ سال تیس کروڑ ڈالر کی تجارت ہوئی تھی جبکہ سال رواں کے پہلے چھ ماہ میں صرف ساڑھے چوالیس ملین ڈالر کی تجارت ہوئی ہے اس بات کا گزشتہ دنوں پریذیڈنٹ فیڈریشن آف پاکستان چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے ساتھ روسی سفیر کی گفت وشنید سے پتہ چلا۔ روسی سفیر نے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا کہ پاکستان کے ساتھ تجارت میں کمی واقع ہو رہی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ عنقریب پاکستان کے وزیراعظم روسی فیڈریشن کا دورہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس سلسلے میں انہوں نے پاکستانی تاجروں سے کہا کہ انہیں چاہیئے کہ وہ اس دورے کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنائیں۔ سفیر موصوف نے کہا کہ روس نے پاکستان کی اقتصادی بہبود کے لئے خاصی کوشش کی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ پاکستان سٹیل نے روس کے ساتھ ایک معاہدہ طے کیا ہے جس کے تحت سپیئر پارٹس حاصل کئے جا سکیں گے۔ اسی طرح سپارکو بھی اپنا ایک وفد ماسکو بھیجنا چاہتا ہے تاکہ یہ اندازہ لگایا جا سکے کہ دونوں ممالک کس طرح ایک دوسرے سے تجارت میں تعاون کر سکتے ہیں۔

اشتعال انگیزی

انگریزی روزنامہ ڈان کے ۲۸ دسمبر ۱۹۹۲ء کے شمارہ میں سید محمد کراچی سے اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں۔ "تقریباً دو ہفتے ہوئے ایک خاص مذہبی گروپ نے ایک جلوس نکالا جو بابری مسجد کے انہدام پر احتجاج کی غرض سے نکالا گیا تھا۔ جلوس شامل لوگوں نے ایک خاص اقلیت کے خلاف بڑے جذباتی نعرے لگائے۔ گذشتہ ہفتے (۱۸ دسمبر) میں نے دیکھا کہ ایک جلوس ایم۔ اے جناح روڈ پر سے گذر رہا تھا جو ایک خاص فرقے کے خلاف ذلت آمیز نعرے لگانے میں مصروف تھا۔ ایسی باتیں یقیناً اسلام کی تعلیم سے ہم آہنگ نہیں کہی جا سکتیں۔ فرقہ واریت کی زہر ہمارے ملک میں بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے ایسے نازیبا نعرے شہروں کی دیواروں پر لکھے ہوئے ہیں جن سے یہ بات صاف ظاہر ہوتی ہے کہ ہمارا رویہ کتنا خطرناک ہے۔ یہ غیر اخلاقی اور غیر اسلامی باتیں کافی عرصے سے رائج ہیں۔ لیکن متعلقہ افسران ایسا لگتا ہے ان کو دیکھنے کی کوئی کوشش نہیں کرتے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ گزشتہ مارشل لاء کے دور میں قوم کو عمداً اس طرح تقسیم کیا گیا کہ حاکم اپنے اقتدار پر قائم رہیں۔ لیکن اگر فرقہ واریت کا دیو اب بند نہ کیا گیا اور مؤثر طریق پر اسے کنٹرول

Sectarianism

ABOUT two weeks ago a procession was taken out by a particular religious group to protest against the desecration of Babri Masjid. The processionists raised provocative slogans against a particular minority. Last Friday (Dec 18), I witnessed a procession passing through M.A. Jinnah Road raising derogatory slogans against a particular sect. Such deeds are definitely not in conformity with the teachings of Islam.

The venom of sectarianism has been fast spreading in our country. The uncalled for slogans inscribed on the walls of cities are clear manifestations of the tragic trend. These unethical and un-Islamic activities have been in vogue since long but the authorities concerned do not appear to have taken deterrent action against the perpetrators of the nefarious activities.

True, during the last Martial Law regime the nation was purposely divided to keep the rulers in power. But if the demon of sectarianism is not now contained and controlled effectively, damage will be lasting. The contagion should not, therefore, be allowed to spread and effective measures should be taken to maintain communal peace and harmony.

As a first step all the existing provocative slogans with sectarian overtones inscribed on the walls in Karachi and other cities be effaced. In future, chalking on the walls and raising provocative slogans offensive to religious sentiments should be made cognisable offence under the law of the land. Similarly, punitive action should be taken against persons delivering provocative speeches in mosques and public places.

SYED MUHAMMAD
Karachi

**DAWN TUESDAY,
DECEMBER 29, 1992**

نہ کیا گیا تو جو نقصان ہوگا اسے دائمی کہا جانا چاہیئے۔ یہ بیماری پھیلنے نہیں دینی چاہیئے۔ اور ایسے اقدام کرنے چاہئیں جن سے دوسرے تمام لوگوں میں ہم آہنگی پیدا ہو۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہونی چاہیئے کہ جو نعرے فرقہ واریت سے متعلق کراچی میں دیواروں پر لکھے ہوئے ہیں اور اسی طرح دوسرے شہروں میں بھی انہیں مٹایا جائے۔ آئندہ دیواروں پر ایسے اشتعال انگیز نعرے جو مذہبی جذبات کو مجروح کرنے والے ہوں ہرگز نہیں لکھے جانے چاہئیں۔ اور اسے ایک جرم قرار دیا جانا چاہیئے۔ اسی طرح جو لوگ جذباتی اور اشتعال انگیز تقریریں کرتے ہیں خواہ وہ مساجد میں ہوں یا دوسری پبلک جگہوں پر انہیں بھی سزا کا مستوجب قرار دینا چاہیئے۔

شاہی فیملی اور شادی کا قانون

ملکہ الزبتھ نے وزیر اعظم جان میجر سے بات کی ہے کہ وہ پارلیمنٹ سے کہیں کہ شاہی خاندان کی شادیوں کے قانون میں ایسی تبدیلی کی جائے کہ اگر شہزادہ چارلس شہزادی ڈیانا کو طلاق دے کر دوسری شادی کرنا چاہیں تو چرچ آف انگلینڈ ان کی شادی کو تسلیم کرے یہ بات ڈیلی ایکسپریس میں شائع ہوئی ہے اخبار مذکور نے کہا کہ جان میجر کو ملکہ الزبتھ سے ہمدردی ہے اور وہ بھی چاہتے ہیں کہ یہ پرانا قانون بدلا جائے تاکہ آرچ بشپ آف کنٹربری کو جو کہ چرچ آف انگلینڈ کے روحانی پیشوا ہیں اس بات پر قائل کریں کہ وہ پرنس چارلس کی دوسری شادی کا لائسنس جاری کر دیں۔ اس قانون کو بدلنے سے وہ مشکل حل ہو جائے گی جو چارلس کے ڈیانا کو طلاق دینے کے بعد ان کے بادشاہ بننے کی راہ میں روک ہو گی۔ اس طرح وہ نہ صرف بادشاہ بن سکیں گے بلکہ چرچ کے گورنر اعلیٰ بھی کہلا سکیں گے۔ اس قانون کے ذریعے ان کے چھوٹے بھائی شہزادہ انڈریو بھی چرچ آف انگلینڈ میں شادی کر سکیں گے۔ اگر وہ اپنی بیوی کو جس سے وہ الگ ہیں اور جسے ڈچس آف یارک کہتے ہیں طلاق دے دیں اخبار ایکسپریس نے کہا ہے کہ جان میجر اور ملکہ نے یہ معاملہ آپس کی گفت وشنید میں نجی بیٹھکوں میں طے کیا ہے۔ لیکن ابھی تک کوئی سرکاری بیان اس سلسلے میں جاری نہیں کیا گیا۔

دودھ کے ڈبے

پارلیمنٹ کے سیکرٹری برائے اقتصادی امور راناتنویر حسین نے کہا ہے کہ وہ دودھ کے ان ڈبوں کی فروخت بند کر رہے ہیں جن کے استعمال کی تاریخیں گذر چکی ہیں۔ جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں تاریخ گذر جانے کے بعد ان دودھ کے ڈبوں کا استعمال صحت کے لئے خطرناک ہو سکتا ہے اور تنویر صاحب نے بھی یہی دلیل دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس دودھ کے خطرے سے لوگوں کو محفوظ رکھنے کے لئے قبضے میں لے لیا گیا ہے اور اس بات کا اہتمام کیا گیا ہے کہ یہ خریداروں کو مہیا نہ کیا جائے اس سے پہلے وہ اسی سلسلے میں گفتگو کر چکے تھے اور یہ ہدایت دی تھی کہ وہ دودھ کے ایسے تمام ہاتی حد پر

جداگانہ انتخابات

ایک خط فرنٹیئر پوسٹ کے نام

مکرم محمد اسحاق صوفی۔ ربوہ نے فرنٹیئر پوسٹ کو ایک خط میں لکھا ہے کہ یہ بات نہایت خوش کن ہے (جس کا ایک پریس ریلیز سے پتہ چلا ہے) کہ آئی جے آئی کی حکومت نے نہایت دانشمندانہ طور پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ قومی شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ شامل نہ کیا جائے۔ حکومت کا یہ فیصلہ اس رہنمائی کے عین مطابق ہے جو بابائے قوم نے ہمیں دی تھی۔ اس سے اگلا قدم آئی جے آئی حکومت کا یہ ہونا چاہیئے کہ وہ جداگانہ انتخابات کو ملک سے ختم کریں۔

یہ ایک نہایت بدنما داغ ہے جو پاکستان کے چہرے پر لگا ہوا ہے اور یہ ورثہ ہے ایک ڈکٹیٹر کا جس نے ہمارے تمام جمہوری اداروں کو برباد کیا۔ حقیقت میں یہ پاکستانی سوسائٹی کے افراد کی عدم مساوات کا اظہار ہے۔ یہ نہ تو جمہوریت کے مطابق ہے نہ اسلام کے مطابق۔ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانی حقوق کے سلسلے میں انسانوں کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا۔

جداگانہ انتخاب کا ایک اور پہلو بھی ہے اور وہ یہ کہ اقلیتوں نے اس کا کبھی مطالبہ نہیں کیا تھا۔ جنرل ضیاء کے بعض پیروکار یہ دلیل دیتے ہیں کہ اگر جداگانہ انتخابات کو ختم کر دیا جائے تو اقلیتوں میں سے کوئی بھی پارلیمنٹ کا رکن نہیں بن سکے گا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ بات ہے ہی غلط۔ ہم خوب جانتے ہیں کہ اقلیتوں کے کئی افراد پارلیمنٹ کے ممبر بن چکے ہیں۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ ایسی کوئی شکایت ہو تو وہ اقلیتوں کی طرف سے آنی چاہیئے۔ لیکن انہوں نے کبھی اس بات کی شکایت نہیں کی۔ بلکہ ان کا کہنا یہ ہے اور وہ یہ بات کھل کر پیش کرتے ہیں کہ جداگانہ انتخابات نے انہیں قوم کے دھارے سے کاٹ کر رکھ دیا ہے۔ جب تک جداگانہ انتخابات پاکستان میں قائم رہیں گے۔ پاکستانیوں کی آپس میں مساوات کا کوئی سوال پیدا ہی نہیں ہوگا۔ ایک وقت تھا جب ایک عیسائی پاکستان کا چیف جسٹس بنا اور شاید اقلیتوں کے بعض افراد جرنیل کے عہدے تک بھی پہنچے ہیں۔ جداگانہ انتخاب کے ماتحت ایک حد مقرر ہے جس سے آگے اقلیتوں کا کوئی فرد نہیں جا سکتا۔ بانئے قوم نے اس بات کا کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ پاکستان کو اس قسم کی ذلت آمیز صورت دیکھنی پڑے گی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ثقافتی استعمارے ـــــ جیلانی کامران

عقیدہ اور مذہب

آج ہم جس دنیا میں رہ رہے ہیں وہ ایک عجیب و غریب دنیا ہے۔ اس میں بے شمار مذہبی اور سیاسی جماعتیں پائی جاتی ہیں۔ ہمیں بتایا جاتا ہے کہ مذہب اور سیاست ہماری قومی زندگی کے دو ستون ہیں۔ اور جن چیلنجوں کا ہمیں مقابلہ ہے اس کے لئے یہ دونوں امور بہت ضروری ہیں۔ لیکن ہماری اس دنیا میں ہر طرف افراتفری، پراگندگی، کراہیت اور مایوسی پھیلی ہوئی ہے اور یہ تمام گندا ماحول ان مقدس سچائی کے اصولوں کے نام پر پیدا کیا گیا ہے جو کہ مہذب زندگی کی تخلیق کا باعث ہوتے ہیں۔

ابھی کچھ عرصہ سے مکالمات سیمیناروں اور پمفلٹ لکھنے کے ذریعہ اس صورتحال کو بدلنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اسی سلسلے میں مسٹر جیلانی کامران نے ۱۷ اکتوبر کے فرنٹیئر پوسٹ میں مسٹر صفدر حسین ایڈیٹر "محنت کار" کے ایک پمفلٹ کا ذکر کیا ہے جس کا عنوان ہے "ناقابل فہم مذہبی خیالات کا ہمارے معاشرے پر اثر"۔

اس پمفلٹ میں مسٹر صفدر حسین نے بتایا ہے کہ مذہب کو جس طرح آج ہم جانتے اور سمجھتے ہیں اس کا اس تعلیم سے دور کا بھی تعلق نہیں جسے ابتدائے آفرینش سے پیغمبر دنیا کی فلاح و بہبود کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے لاتے رہے۔ اور یہ وہ دین ہے جس میں انسانی آزادی، مساوات اور اقتصادی خود کفالت بنیادی قدریں ہیں۔ آزادی کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنی زندگی میں ہر قسم کے خوف اور تشدد سے آزاد ہو۔

مساوات کے لئے ضروری ہے کہ معاشرے میں تمام انسانوں سے ایک جیسا سلوک کیا جائے اور اقتصادی خود کفالت بھی حاصل ہو سکتی ہے جب حکومت وقت ہر انسان کی بنیادی مادی ضروریات پوری کرنے کی ذمہ دار ہو۔

پمفلٹ کے مصنف نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ پیغمبروں اور رسولوں کا پیغام تو ایک ہی تھا لیکن بعد میں اس کا نام مذہب رکھ دیا گیا۔ اور اسے غلطی سے دین کے ہم معنی سمجھا جانے لگا۔ حالانکہ مذہب تو ایک عمارت ہے جو کہ دین کے اوپر کھڑی کر دی گئی ہے۔ یہ تو صرف الٰہیات کی بے معنی اصطلاحات، مافوق الفطرت موہوم خیالات اور مذہبی رسوم کا ایک معجون مرکب بنا دیا گیا ہے اور دین وہ پیغام ہے جو رسولوں کے ذریعہ انسان کی مادی اور روحانی زندگی میں رہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کیا جاتا رہا۔ اصل میں دین اور مذہب کا یہ تصادم ہی ہمیشہ سے انسانی سوسائٹی میں اختلاف، کشمکش بداعتمادی، ناروا داری، اور ظلم و تشدد کا ذمہ دار رہا ہے۔ اور آج بھی دین اور مذہب کے فرق کو سمجھنے میں گڑبڑ ہماری اجتماعی زندگی میں مشکلات پیدا کرنے کی ذمہ دار ہے۔

اس نکتہ کی مزید وضاحت کرتے ہوئے مصنف کہتا ہے کہ کم و بیش اللہ کے تمام رسولوں اور پیغمبروں نے ایک ہی پیغام دنیا کو دیا اور وہ وہی پیغام ہے جس کو ہم اسلام کہتے ہیں۔ اور اسلام ہے کیا؟ اسلام تو نام ہے صرف اللہ پر ایمان رکھنا اور اچھے کام کرنا۔ اسلام درحقیقت مشتمل ہے انسانیت کے لئے نیک کام کرنے پر اور انسانوں کے لئے دنیا کا ماحول پرامن بنانے پر۔ اسلام میں انسان جواب دہ ہے صرف اللہ کے سامنے اور یہی جوابدہی کا احساس ہے جو سچے دین کا نکتہ مرکزیہ ہے۔ اور جو انسانی زندگی میں خدا کا خوف اور تقویٰ پیدا کرتا ہے۔ خدا خوفی محض ایک رسمی اصطلاح نہیں ہے۔ بلکہ انسان کے ہر عمل پر اس کا اثر ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے انسان انسان کے قریب آتا ہے یہ جذبہ انسانی معاشرے میں امن، بہتری اور خوشی پھیلانے کا موجب ہوتا ہے۔ یہ جذبہ تمام نفرتوں کو محبتوں میں بدل دیتا ہے۔ اور انسان اپنی زندگی میں تمام خوفوں سے نجات حاصل کر لیتا ہے۔

لیکن یہ افسوسناک بات ہے کہ دین اور مذہب کو آپس میں گڈمڈ کر دینے سے انسان کی زندگی عذاب بن گئی ہے۔ آج اسلام کو لوگوں پر ظلم کرنے اور ان پر مذہبی فسطائیت ٹھونسنے کے لئے بطور نعرہ استعمال کیا جاتا ہے۔ مذہبی اور فرقہ وارانہ تنظیموں کے چلانے والے لوگ اپنے دنیاوی مفاد کے لئے خلاف جمہوریت اور خلاف اسلام اعمال کرتے ہیں۔ یہ لوگ جہالت، اقتصادی محرومی، معاشرے میں عدم تحفظ پھیلانے کے مرتکب ہوتے ہیں۔ یہ لوگ ان کاموں کے کرنے کے لئے اپنے آپ کو اسلام کے محافظ کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

اور پھر مسلمانوں کے درمیان فرقہ وارانہ نفرت پھیلانے کا موجب بنتے ہیں، اسلام تو انسانیت کو متحد کرنے کا دعویدار ہے مگر یہ لوگ لوگوں میں تفرقہ پھیلاتے ہیں۔

ان لوگوں نے اپنے مذموم مقاصد کے لئے مدرسے قائم کر رکھے ہیں جس سے ان کو افرادی قوت حاصل ہوتی ہے جس کے ذریعے وہ اپنے اپنے فرقوں کی تبلیغ کرتے ہیں۔ ان مدرسوں کے ذریعے انہوں نے ایک عجیب و غریب نسل تیار کر لی ہے۔ یہاں بچوں کو صحیح اسلام کے متعلق کچھ نہیں بتایا جاتا بلکہ محض مذہبی رسومات لایعنی الٰہیات اور اپنے فرقوں کی خاص باتیں ہی سکھائی جاتی ہیں۔ ان مدرسوں میں اخلاقیات یا کیریکٹر کی صحیح نشوونما کے لئے کوئی جگہ نہیں ہوتی یہ طالب علم ماڈرن دنیا کے متعلق کچھ بھی نہیں جانتے۔ ان کا علم جغرافیہ بالکل غلط ہوتا ہے۔ باقی دنیا کے بارے میں ان کے خیالات مغالطہ آمیز ہوتے ہیں۔ وہ نہ سائنس کے متعلق کچھ جانتے ہیں نہ ٹیکنالوجی کے متعلق۔ ان کی جہالت کی حد یہ ہوتی ہے کہ وہ ان عظیم مسلمان دانشوروں اور سائنسدانوں کے متعلق بھی کچھ نہیں جانتے جنہوں نے مسلم ثقافت بنانے میں بہت بڑا نام کمایا ہے۔

یہ مذہبی تنظیمیں عورتوں کے متعلق جو تعلیم دیتی ہیں وہ بھی از حد تشویشناک ہے۔ وہ عورت کو ایک کمتر مخلوق سمجھتے ہیں جس کا مقصد حیات صرف مرد کی غلامی کرنا ہے۔ اس طرح سے ہماری ۵۴ فیصد آبادی کو انسانیت سے خارج کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

اس کے علاوہ اقلیتوں پر بھی یہ لوگ بہت برا اثر ڈال رہے ہیں۔ پاکستان پر یقین محکم جس کی وجہ سے اقلیتوں کے دلوں میں امید کی شمع ابھی تک روشن تھی وہ اسلام کے نام پر بجھانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

اس پمفلٹ کے مصنف کہتے ہیں کہ ان مذہبی رہنماؤں کے خیالات رجعت قہقری کے آئینہ دار ہیں۔ وہ اقلیتوں کو قوم کا حصہ ہی نہیں سمجھتے۔ ان کے اس نکتہ نظر نے اسلام کی انسان دوستی کے عظیم الشان ورثے کو نقصان پہنچایا ہے۔ اور اقلیتوں کو ایک بے مقصد حصہ قوم بنا کر رکھ دیا ہے۔ یہ لوگ ان سے نفرت کرتے ہیں۔ اور ان کو بے کار چیز کی طرح ردی کے ڈھیر پر پھینک دینا چاہتے ہیں۔ اگر ان کو بتایا جائے کہ یہ جو کچھ آپ کر رہے ہیں غیر اسلامی ہے تو یہ لوگ اپنی مذہبی اتھارٹی کا حوالہ دینے لگتے ہیں۔ ان کا مقصد صرف اپنی مذہبی اتھارٹی کو مستحکم کرنا ہوتا ہے۔ یہ مذہبی لوگ ایک ایسے خدا کا تصور پیش کرتے ہیں جو بے رحم معاف نہ کرنے والا اور صرف سزا دینے والا ہے۔ اس کے رحم کا ذکر شاذ ہی کیا جاتا ہے۔ جہنم اور اس کی آگ کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں۔ قبر میں پہلی رات کی کارروائی کی انتہائی خوفناک تفصیلات لوگوں کو بتا بتا کر ان کو ڈراتے رہتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کے وعظوں نے لوگوں میں اعصابی تناؤ پیدا کر دیا ہے۔ اور اسی اعصابی تناؤ کا نتیجہ تشدد کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

مصنف آخیر میں اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ ابھی موقع ہے کہ مذہب کو دین سے الگ کر دیا جائے۔ سچا دین ہی اچھے اعمال کا محرک ہوتا ہے اور انسان کے لئے ایک پر امن اور خوشحال دنیا مہیا کر سکتا ہے۔

(فرنٹیئر پوسٹ ۱۷ دسمبر ۹۲ء)

رفیق احمد صالح

ایک چھوٹی سی بات

امید ہے خیریت سے ہونگے اور بفضل تعالیٰ اپنی بہترین صحت میں ہوں گے۔ "چھوٹی سی بات" کا سلسلہ بہت اچھا ہے۔ جس چھوٹی سی بات کا میں ذکر کرنے جا رہا ہوں اس کو دھیان میں رکھنے سے کس قدر فائدہ ہو سکتا ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اگر اس کو عالمی سطح پر اپنا لیا جائے تو اس دنیا سے خوراک کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔

گذشتہ دنوں ایک تقریب میں شرکت کا موقع ملا۔ تقریب ایک ولیمہ کی تھی۔ جب کھانا آیا تو لوگوں نے

باقی صـ۷ـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

سہ ماہی النداء کینیڈا

نام رسالہ: سہ ماہی النداء
ایڈیٹر: اردو: ناصر احمد وینس
انگریزی محمد احمد۔
مقام اشاعت: ٹورانٹو کینیڈا
صفحات: ۸۲

سہ ماہی النداء کا یہ خاص نمبر ہے جو ٹورانٹو کینیڈا کی بیت الذکر کی تقریب افتتاح پر شائع کیا گیا ہے۔ یہ شمارہ "بیت السلام نمبر" ہے اس کے کل ۸۲ صفحات ہیں جن میں سے ۵۳ صفحات اردو حصہ کے لئے اور ۲۹ صفحات انگریزی حصہ کے لئے وقف ہیں۔ اردو اور انگریزی دونوں حصوں کے سرورق پر بیت الذکر کی تصویر ہے۔ اس شمارے کے خصوصی مضامین میں مقالہ خصوصی کے طور پر بیت الذکر کے تعمیراتی پس منظر کی لمحہ لمحہ کہانی ہے۔ اس تحریر کے راوی مکرم نصیر احمد صاحب پراجیکٹ مینجر ہیں اور تحریر النداء کے ایڈیٹر کی ہے اس میں بیت الذکر کی تعمیر کے مختلف مراحل کا تفصیلی بیان ہے۔ اس کے بعد ایک قابل مطالعہ مضمون مکرم مبارک احمد صاحب نذیر ابن حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی کا ہے جو ویسٹرن ریجن کے مربی ہیں۔ انہوں نے "عاشقوں کا شوق قربانی تو دیکھ" کے عنوان سے بیت الذکر کی تعمیر کے دوران احباب جماعت کینیڈا کی مالی قربانی اور اخلاص و فدائیت کے نظاروں کا ذکر کیا ہے۔ ایثار و قربانی کی یہ مثالیں احمدیت کا انمول سرمایہ اور احباب کے ولولہ اور ایمان کی منہ بولتی مثالیں ہیں۔ اس کے بعد فن تعمیر کے ماہر اور بیت الذکر کے آرکیٹکٹ جناب محترم پروفیسر گلزار حیدر کا انٹرویو ہے۔ بیت الذکر کا خوبصورت ڈیزائن ان کی صلاحیتوں کا منہ بولتا شاہکار ہے۔ پروفیسر موصوف احمدی نہیں ہیں ان کے انٹرویو کے چند جملے ملاحظہ ہوں، وہ فرماتے ہیں۔

"احمدیوں کو خدا نے ایک انتہائی زیرک اور سمجھدار لیڈر عطا کیا ہے۔ وہ بات کو بہت تحمل اور غور سے سنتے ہیں۔ اور پھر بہت سوچ سمجھ کر فیصلہ کرتے ہیں۔ ان کا انداز اس طرح ہوتا ہے جس طرح ایک مشفق استاد کا اپنے شاگردوں کے ساتھ۔ میں نے حضور سے اپنے فیلڈ کے متعلق بہت کچھ سیکھا ہے"

دیگر مضامین میں کتاب آداب حیات سے ایک مضمون بیوت الذکر کے آداب ہے۔ ماہنامہ انصار اللہ اکتوبر ۱۹۸۴ء سے لیا گیا۔ ایک مضمون "پہلا وہ گھر خدا کا" ہے اسی طرح عبادات کے بارے میں مولانا غلام باری سیف صاحب کی ایک تقریر، دین حق کے بارے میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کا ایک مختصر مضمون، بیوت الذکر کے حوالے سے چند دلچسپ واقعات، مولانا نیاز فتح پوری کا ایک اقتباس، مکرم ناصر احمد صاحب وینس کا مطالعاتی تاثر، جناب اصغر علی گھرال صاحب کا روزنامہ پاکستان لاہور میں شائع شدہ ایک مضمون، مکرم مشہود احمد ناصر کا مضمون جماعت احمدیہ کا پہلا جلسہ سالانہ، امام وقت سے ملاقات کے آداب اور اخبار مجالس قابل ذکر ہیں۔ منظومات میں محترم ثاقب زیروی صاحب کی نظم جو سب سے آخر میں شائع کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ محترمہ راشدہ سیال صاحبہ، مکرم عبدالرشید تبسم صاحب محترم شیخ عبدالقادر صاحب، مکرم عبدالغفور عیدل صاحب، مکرم عبدالکریم قدسی صاحب، محترم مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری، جناب عبدالمنان ناہید اور جناب اکبر حمیدی صاحب کی منظومات شامل ہیں۔ دو غیر از جماعت شعراء جناب شبیر افضل جعفری اور بدر قادیان کے حوالے سے جناب ابوالاسرار رمزی اٹاوی جودھ پور کے تاثرات بھی شامل اشاعت ہیں۔

انگریزی حصہ کا آغاز سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک خوبصورت اور دیدہ زیب تصویر سے ہوتا ہے جس کے بعد دینی اقتباسات ہیں۔ اس کے بعد مکرم رشید احمد صاحب چوہدری کا ایک مضمون بیوت الذکر کے بارے میں مسلم ہیرلڈ ستمبر ۱۹۸۲ء سے لیا گیا ہے۔ جس کے بعد پروفیسر گلزار حیدر کا انٹرویو، بیت الذکر کے بارے میں احادیث از ایم۔ احمد صاحب دین حق کے بارے میں غلط تصورات از سہیل احمد صاحب، آنکھ کے بارے میں جناب عدیل عزیز کا مضمون، مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کے پانچویں سالانہ اجتماع کی روداد بمعہ تصاویر، اسی طرح اجتماع اطفال کی روئیداد بمعہ تصاویر ربوہ کے بارے میں ایک مضمون، کینیڈا کے جنگلات، حضرت نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ از کاشف بشیر صاحب اور اطفال کے فرائض از کاشف احمد صاحب شامل اشاعت ہیں۔

انگریزی حصہ کی ایک خاص بات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کا ایک پیغام ہے جو حضور ایدہ اللہ نے پانچویں نیشنل اجتماع کے موقع پر مکرم محمود احمد اشرف صاحب کے نام بھجوایا ہے۔ اس میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ہمارے اجتماعات کا مقصد روحانی بالیدگی اور سرسبزی حاصل کرنا ہے۔ ان مواقع پر اللہ تعالے کے افضال و انعامات کا شکر بجا لانا چاہیئے اور اللہ کے مزید افضال و انعامات جذب کرنے کے قابل بننے کی کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔

اس سہ ماہی مجلے کے لئے کاغذ عمدہ استعمال کیا گیا ہے انگریزی حصے کی کمپوزنگ بھی مناسب ہے۔ تاہم اردو حصہ جہاں مضامین کی معنوی خوبصورتی سے متصف ہے وہاں کتابت اور کمپوزنگ اور ترتیب و نفاست کے اعتبار سے خاصی کمی ہے۔ امید ہے کہ اس کمی کو بھی دور کر لیا جائے گا۔

(ی۔ س۔ ش)

نتیجہ امتحان انصار اللہ

سہ ماہی سوم ۱۹۹۲ء

خدا تعالیٰ کے فضل سے مرکزی امتحان مجلس انصار اللہ پاکستان سہ ماہی سوم میں کل ۱۹۴ مجالس سے ۲۰۳۴ انصار نے شرکت فرمائی مندرجہ ذیل شرکاء نے نمایاں پوزیشن حاصل کی۔

۱۔ مکرم عزیز احمد طاہر صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ اوّل
۲۔ " عبدالجلیل عشرت صاحب اسلام آباد دوم
۳۔ " ملک جمیل احمد صاحب ناظم آباد کراچی سوم

علاوہ ازیں جن انصار نے خصوصی ذوق و شوق اور قابل تقلید محنت اور ہمت سے پرچے حل کر کے مرکز کو بروقت بھجوائے اور خصوصی گریڈ کے مستحق قرار پائے۔ ان کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ مکرم محمد شفیع سلیم صاحب اکھاریاں ضلع گجرات
۲۔ " محمد حسین صاحب (شادیوال گجرات)
۳۔ " ملک عبدالعزیز صاحب (دوالمیال)
۴۔ " محمد حسین صاحب گل (اوکاڑہ)
۵۔ " رفیق احمد صاحب ماہی (بیت النور لاہور)
۶۔ " فیض احمد خان صاحب (کریم نگر فیصل آباد)
۷۔ " قریشی نور احمد ہاشمی صاحب (قصور)
۸۔ " چوہدری غلام احمد صاحب (۴۸۔ ایل پلاٹ)
۹۔ " محمد سلیم صاحب (چک ۳۲۷۔ فورٹ عباس)
۱۰۔ " چوہدری ہدایت اللہ صاحب (چک ۲۵ ۲ جنوبی سرگودھا)
۱۱۔ " محمود مجیب اصغر صاحب (مظفر گڑھ)
۱۲۔ " ڈاکٹر مورانی نثار احمد صاحب راٹھور (نوکوٹ۔ تھرپارکر)
۱۳۔ مکرم ہدایت اللہ صاحب ایڈو (حسن باڑہ لاڑکانہ)
۱۴۔ " شیخ مبارک احمد صاحب (مغلپورہ۔ لاہور)
۱۵۔ " شریف احمد اشرف صاحب (گوجر خان راولپنڈی)
۱۶۔ " سید محمود احمد شاہ صاحب (گلشن اقبال کراچی)
۱۷۔ " ڈاکٹر شریف احمد صاحب (عزیز آباد۔ کراچی)
۱۸۔ " خان مسعود خان صاحب (فیصل ٹاؤن لاہور)
۱۹۔ " شیخ عبدالماجد صاحب (سکھر)
۲۰۔ " چوہدری عبدالغنی صاحب (دارالذکر فیصل آباد)
۲۱۔ " میاں عبدالحی صاحب ایڈووکیٹ (سیالکوٹ)
۲۲۔ " قریشی فصیح الدین احمد صاحب (نارتھ کراچی)
۲۳۔ " عبدالمنان فیاض صاحب (اسلام آباد شرقی)
۲۴۔ " غلام رسول صاحب اعوان (ڈیرہ غازیخان)
۲۵۔ " خالد محمود بھٹی صاحب (ٹاؤن شپ۔ لاہور)
۲۶۔ " ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب (اقبال ٹاؤن لاہور)
۲۷۔ " سید عزیز حسین شاہ صاحب (نصیرہ۔ گجرات)
۲۸۔ " چوہدری ظفر اللہ خان صاحب (اچھرہ لاہور)
۲۹۔ " امام عبدالقادر صاحب (رحمٰن پورہ۔ لاہور)
۳۰۔ " چوہدری غلام علی صاحب (دارالعلوم غربی)
۳۱۔ " ماسٹر بشارت احمد صاحب (دارالعلوم وسطی)
۳۲۔ " ملک محمد اعظم صاحب (دارالعلوم غربی)
۳۳۔ " پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب (دارالرحمت شرقی)
۳۴۔ مکرم ڈاکٹر محمد شفیع صاحب چوہدری (دارالرحمت شرقی)
۳۵۔ " چوہدری نذیر احمد صاحب (دارالبرکات)
۳۶۔ " صلاح الدین صاحب (گولبازار)
۳۷۔ " سعید احمد صاحب (دارالرحمت غربی)
۳۸۔ " ملک جمیل الرحمٰن رفیق صاحب (دارالصدر جنوبی)
۳۹۔ " چوہدری اللہ بخش صاحب (دارالصدر شمالی)
۴۰۔ " منیر احمد صاحب (دارالصدر شمالی)
۴۱۔ " غلام دستگیر صاحب ایڈووکیٹ (فیصل آباد)
۴۲۔ " محمود احمد صاحب ایم ایس سی (لاہور کینٹ)
۴۳۔ " مرزا منظور احمد بیگ صاحب (فیصل آباد)
۴۴۔ " نصیر احمد صاحب راجپوت (عزیز آباد کراچی)
۴۵۔ " میاں عبدالقیوم صاحب (کوئٹہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

۴۶۔ ,, فضل الٰہی صاحب (کلیار ٹاؤن سرگودھا)
۴۷۔ ,, قاری احمد علی صاحب صادق (دارالیمن وسطی)
۴۸۔ ,, سلطان احمد پیر کوٹی صاحب (دارالرحمت غربی ربوہ)
۴۹۔ ,, محمد شریف رندھاوا صاحب (فیکٹری ایریا)
۵۰۔ ,, نذیر احمد صاحب (برہان نگر ضلع میرپور خاص)
۵۱۔ ,, شیخ محمد اسماعیل احمد صاحب (دارالصدر شرقی)
۵۲۔ ,, یمین الیامن صاحب (اسلام آباد)
۵۳۔ ,, جمیل الرحمٰن صاحب (چنیوٹ)
۵۴۔ ,, محمد سرور صاحب اٹرو (انور آباد لاڑکانہ)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ علم و فضل میں ترقی کے حامل اس مرکزی امتحان میں ذوق شوق سے شرکت کرنے والے اور نمایاں پوزیشن/خصوصی گریڈ حاصل کرنے والے تمام انصار کے لئے یہ اعزاز مبارک کرے اور آئندہ بھی صحت و سلامتی کے ساتھ ان مرکزی پروگراموں میں پہلے سے زیادہ تعداد میں انصار کو یہ توفیق ملتی رہے۔

نوٹ:۔ نمایاں پوزیشن اور خصوصی گریڈ حاصل کرنے والے تمام انصار کی خدمت میں بہت جلد انعامی کتب (روحانی خزائن) ارسال کر دی جائیں گی۔ موصول ہونے پر دفتر کو اطلاع کر دیں۔ شکریہ۔

شیخ منور احمد شمیم۔ قائد تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان

بقیہ: ص۴

ڈبے جن کی آخری تاریخ گزر چکی ہو اپنے قبضے میں لے لیں۔ بہت سے بچے اس قسم کا دودھ پینے سے بیمار ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات تو یہ بیماری مہلک ثابت ہوتی ہے۔

بقیہ ص۵

خوب مزے لے کر کھایا۔ میں نے بھی کھایا۔ مگر میں نے یہ بات نوٹ کی کہ لوگ بہت سا کھانا بچا رہے ہیں کچھ لوگ تو محض چکھنے کی خاطر پیٹ بھر رہے ہیں اور بعد میں ویسے ہی چھوڑ رہے ہیں۔ بہت سا کھانا میری آنکھوں کے سامنے ضائع ہو رہا تھا۔

کھانا ختم ہونے کے بعد برتن وغیرہ سمیٹتے ہوئے کارکنان نے بہت بے دردی سے اس کھانے کو ایک جگہ اکٹھا کرنا شروع کیا۔ آپ یقین کریں کہ میرے اندازے کے مطابق ۲۰ فیصد کھانا ضائع ہوا ہوگا۔ اگر ہم یہ ۲۰ فیصد بچالیں تو بھوک دنیا کو اپنے گھیرے میں نہیں لے سکتی ہے۔ اگر ذرا سا دھیان کرتے ہوئے ہم یہ عادت بنالیں کہ ضرورت کے مطابق کھانا لیں تو بہت سارے مزید پیٹ بھر سکتے ہیں

ولادت

○ مکرم اعجاز احمد رؤف صاحب آف کینیڈا ابن مکرم عبدالجبار صاحب ایڈمنسٹریٹر احمدیہ ہسپتال بانجل گیمبیا کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۹ دسمبر ۹۲ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام شہرُخ اعجاز تجویز ہوا ہے۔

○ مکرم اقبال احمد رؤف صاحب مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۸ نومبر ۹۲ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے نومولود وقف نو میں شامل ہے اور حضور ایدہ اللہ نے از راہِ شفقت نام عبدالعلی عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم عبدالجبار صاحب ایڈمنسٹریٹر احمدیہ ہسپتال بانجل گیمبیا کا پوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ انہیں صحت و سلامتی سے نوازے۔

درخواستِ دُعا

○ محترمہ خالدہ اعوان صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری رحمت علی صاحب اعوان جرمنی سے پاکستان آئی ہیں۔ ۳۱ دسمبر کو اُن کی طبیعت اچانک خراب ہوگئی آجکل وہ فیصل آباد الائیڈ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

○ محترم بابا عبدالرحمٰن صاحب کارکن دفتر مال آمد کی بیٹی مریم صدیقہ صاحبہ عرصہ تقریباً ایک سال سے سانس کی تکلیف کی وجہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔

○ مکرم امیر احمد صاحب کی اہلیہ مکرمہ حکیمن بی بی صاحبہ کو گلے کی خرابی کی وجہ سے سانس کی تکلیف ہے اور سرومز ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔

○ مکرم مبارک احمد صاحب قمر دارالنصر غربی ربوہ درخواستِ دعا کرتے ہیں۔

○ مکرم طاہر جاوید ہمایوں صاحب گلے کے کینسر کی وجہ سے کینیڈا میں زیرِ علاج ہیں صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

○ مکرم ڈاکٹر عبدالغفور صاحب زاہد سرگودھا ایک عرصہ سے جگر کی خطرناک بیماری میں مبتلا ہیں۔ پہلے سے معمولی افاقہ ہے۔

○ مکرم محمد نذیر تارڑ صاحب آف کوٹ تارڑ دماغ میں سوزش کی وجہ سے چھ دن سے بیہوش ہیں اور فضلِ عمر ہسپتال ربوہ کے میڈیکل وارڈ میں زیر علاج ہیں۔

احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم بابو عبدالعزیز صاحب جو مکرم چوہدری عبدالحفیظ صاحب سابق صدر برمنگھم انگلینڈ کے والد محترم تھے مورخہ ۲۲ دسمبر ۹۲ء کو کراچی میں بعمر بانوے سال انتقال کر گئے (ہم سب اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف جانے والے ہیں) آپ کا جنازہ آپ کے داماد مکرم شریف احمد صاحب کراچی سے ربوہ لائے۔ مکرم بابو صاحب موصوف کے صاحبزادے عبدالحفیظ صاحب بھی برمنگھم سے ربوہ پہنچ گئے۔ ۲۴ دسمبر ۹۲ء کو علی الصبح مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے بیت مبارک کے بیرونی حصہ میں جنازہ پڑھایا اور بابو صاحب موصوف بہشتی مقبرہ میں دفن کئے گئے۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب نے دُعا کروائی۔ احباب بابو صاحب کی بلندیٔ درجات اور پسماندگان کے صبرِ جمیل کے لئے دُعا کریں۔

○ مکرم عبدالرحمٰن شاکر صاحب ربوہ کے برادرِ نسبتی شیخ سعید احمد صاحب ڈرائینگ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول سرائے عالمگیر لمبا عرصہ بعارضہ فالج بیمار رہ کر ۳ جنوری ۱۹۹۳ء کو وفات پاگئے ہیں۔ جنازہ تدفین کے لئے اُن کے آبائی وطن خوشاب لایا گیا۔ موصوف نے ورثاء میں بیوہ کے علاوہ سات بچے چھوڑے ہیں۔ خدا ان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور آپ کے درجات بلند فرمائے۔

تلاش گمشدہ

ایک زنانہ پرس جس میں مالیتی تقریباً -/۴۰۰۰ روپے تھے مورخہ ۳ جنوری ۹۳ء کو دارالعلوم ربوہ سے ریلوے اسٹیشن جاتے ہوئے گم ہو گیا ہے۔ جس صاحب کو ملے براہ کرم درج ذیل پتہ پر پہنچا دیں۔

خواجہ کلاتھ ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ۔

بقیہ صا

ہاتھ سے چندہ دلوا سکتی ہے (۔) آپ اس کے ہاتھ میں اٹھنی پکڑا دیں یا دو مہینہ کا چندہ اکٹھا دینا ہو تو روپیہ کا نوٹ اس کے ہاتھ دے دیں اور آگے کر دیں اور لینے والے سے کہیں۔ اس سے لے لو۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالیگا مگر لینا ہم نے بچہ سے ہی ہے۔ ہاں فرمایا: بہرحال والدین اور سرپرستوں پر ہے (۔) اللہ تعالیٰ آپ کو بھی توفیق دے اور مجھے بھی توفیق دے کہ ہم اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور اسے اس رنگ میں نبھائیں کہ وہ ہم سے خوش ہو جائے اور اس کی رضا ہمیں حاصل ہو جائے۔

(از خطبہ فرمودہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۶۶ء)

رضاکار معلمین کی کلاس

○ وقف جدید کے تحت ۱۵ جنوری ۱۹۹۳ء کو رضاکار معلمین کی کلاس شروع ہو رہی ہے۔ ایسی جماعتیں جہاں تعلیم و تربیت کا انتظام نہیں ہے وہ ایسے افراد جو لکھنا پڑھنا جانتے ہوں کو مرکز سلسلہ بھجوائیں۔ جو یہاں تین ماہ تعلیم و تربیت حاصل کر کے واپس جا کر جماعتی تعلیم و تربیت کی ضرورت پوری کر سکیں۔ وہ اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے صدر صاحب کی تصدیق سے بھجوائیں اور موسم کے مطابق بستر اور قرآن مجید اور کاپی اپنے ہمراہ لاویں۔ قیام طعام کا انتظام مرکز کے ذمہ ہوگا۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

عطیہ خون

خدمت بھی عبادت بھی

(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۷، جنوری۔ ہلکے ہلکے بادل ہیں۔ ہوا کی وجہ سے سردی میں اضافہ ہو گیا ہے۔

○ وفاقی وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے وائس آف امریکہ کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ وزیر اعظم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ بنگلہ دیش میں پھنسے ہوئے بہاریوں کو واپس لایا جائے انہوں نے مزید کہا کہ حزب اختلاف کو جلسوں اور جلوسوں کی اس شرط پر اجازت دی جاتی ہے کہ وہ امن و امان قائم رکھیں۔ جب ان سے پارلیمنٹ میں کئی دفعہ کورم پورا نہ ہونے کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ یہ بات درست ہے کہ ہمارے لئے یہ بات ایک مسئلہ بنی ہوئی ہے۔ لیکن دنیا میں کئی ایسی پارلیمنٹیں ہیں جہاں پر بہت کم اراکین اجلاسوں میں شامل ہوتے ہیں۔

○ سندھ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے کہا ہے کہ کراچی میں جو فسادات ہوئے ہیں ان کی انکوائری کے لئے ایک سٹنگ جج مقرر کیا جانا چاہئے۔ حکومت سندھ ہائیکورٹ کے مشورے سے اس جج کی تقرری کرے۔

○ بل کلنٹن جو امریکہ کے نئے صدر منتخب ہوئے ہیں نے کہا ہے کہ وہ ایک نیا بجٹ پیش کرنے والے ہیں۔ صدر بش نے جو بجٹ تیار کیا تھا۔ اسے انہوں نے کلی طور پر مسترد کر دیا ہے۔ ان کے اپنے خیالات اور اپنی پالیسیاں اس بجٹ کے ذریعے واضح ہونی چاہئیں۔

○ وائس آف جرمنی نے کہا ہے کہ وسیع پیمانے پر ہونے والے احتجاج نے حکومت کو آرڈی ننس لینے پر مجبور کر دیا ہے۔ قومی اسمبلی نے آرڈی ننس کی واپسی کی منظوری دے دی ہے صوبائی سطح کی صوبائی عدالتیں خصوصی عدالتوں میں زیر سماعت مقدمات میں ملزموں کی ضمانت لے سکیں گی۔

○ بتایا گیا ہے کہ حکومت نے افغان تنظیموں کے کروڑوں روپے کے اسلحے اپنی تحویل میں لینے کا فیصلہ کر لیا ہے سکول محکمہ تعلیم ہسپتال محکمہ صحت اور بڑی عمارتیں محکمہ مواصلات کو دی جائیں گی۔ ہزاروں کی تعداد میں مکانات اور سینکڑوں ایکڑ اراضی بھی منجمد کی جائے گی۔

○ جنرل آصف نواز نے کہا ہے کہ فوج کے خلاف ڈس انفرمیشن ہو رہی ہے اس کا کچھ کرنا پڑے گا۔ سندھ اپریشن کے بارے میں بہت جلد صدر اور وزیر اعظم سے بات ہو گی۔ وہی فیصلہ کریں گے فیصلہ قوم کے مفاد میں ہو گا۔ سندھ میں دیئے گئے مینڈیٹ کے مطابق ہم نے اپنا کام مکمل کر لیا ہے۔

○ بتایا گیا ہے کہ سیالکوٹ میں دو صنعت کاروں کے خفیہ کھاتوں سے ایک کروڑ روپے کا کالا دھن برآمد کر لیا گیا ہے۔

○ اے این پی کے رہنماؤں نے ایک پریس کانفرنس کے موقعہ پر کہا ہے کہ باچا خان چوک کو نقصان پہنچا تو قاضی حسین احمد شیر پاؤ اور فضل الرحمان کے والدین کی قبریں بھی محفوظ نہیں ہونگی۔ حملہ کرنے والوں کے گھر اور دکانیں بھی محفوظ نہیں رہیں گی۔

○ جرمنی ایسی اشیاء برآمد نہیں کرتا جن سے جوہری یا کیمیائی اسلحہ تیار کیا جا سکے لیکن جہاں تک شمسی توانائی کا تعلق ہے اس کے مہیا کرنے میں وہ پاکستان کی مدد کرنے کے لئے تیار ہے۔ یہ بات جرمنی کے وزیر ماحولیات ڈاکٹر کلاس ٹافر K TAPFUR نے ایک پریس کانفرنس کے موقعہ پر بتائی۔ اس موقعہ پر آپ نے کہا کہ جرمنی اور پاکستان کے درمیان کئی دیگر امور پر بھی تعاون کی راہ کھولی جا سکتی ہے۔

○ صدر بش نے امریکہ کے نئے ملٹری لیڈر بننے والوں سے کہا ہے کہ یہ بات تو درست ہے کہ دنیا میں جہاں کہیں زیادتی ہو رہی ہو وہاں امریکہ کو طاقت استعمال کر کے اس کا ازالہ کرنا چاہیئے کیونکہ یہ بھی انسانی خدمت ہے۔ لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ امریکہ کو دنیا کا پولیس مین نہیں بننا انہوں نے کہا کہ یہ ایک ایسی بات ہے یعنی پولیس مین بننا جس کی امریکہ میں بھی پذیرائی نہیں ہوتی اور امریکہ سے باہر بھی کوئی ایسا ملک نہیں جو اسے دل و جان سے پسند کرے انہوں نے کہا کہ یہ فیصلہ کرنا مشکل ہوتا ہے کہ کہاں طاقت استعمال کی جائے اور کہاں طاقت استعمال کرنے سے رکا جائے۔ لیکن بہر حال ایک وقت ایسا بھی آ جاتا ہے جب ایسا کسی نہ کسی طرح کرنا ہی پڑتا ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے کویت پر عراق کے حملے اور اس کے بعد عراق سے امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی لڑائی کا ذکر کیا اور اسی طرح صومالیہ اور بوسنیا کا بھی۔

○ بتایا گیا ہے کہ عنقریب پاکستان ٹیلیویژن سندھ میں ڈاکوؤں کی کارروائیوں کے متعلق ایک ڈرامہ نشر کرے گی جس میں فوجی اپریشن سے پہلے کی کیفیت پیش کی جائے گی۔ یہ ڈرامہ ایک پرائیویٹ کمپنی نے تیار کیا ہے۔

○ نہروں کی صفائی کا آغاز کرتے ہوئے پنجاب کے وزیر اعلیٰ غلام حیدر وائیں نے کہا ہے کہ کسانوں کی بہبود قومی ترقی کے لئے لازمی ہے۔ کیونکہ ہمارا ملک زیادہ تر زرعی ہے اس لئے کسانوں کی بہبود دراصل سارے ملک کی بہبود کا بنیادی عنصر ہے۔

○ کراچی میں ہلاک ہونے والے پانچ افراد کو فوج کے سخت پہرے میں سپرد خاک کیا گیا۔ بی بی سی نے بتایا ہے کہ ۲۵ افراد گرفتار کئے گئے ہیں وائس آف جرمنی نے کہا ہے کہ حقیقی الطاف گروپ والے اپنے دفاتر واپس لینے آئے تھے۔

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم ڈش انٹینا
خریدنے کے لئے
نیو محمود ٹیلیویژن
۲۱۔ ہال روڈ۔ لاہور
فون ۳۵۵۴۲۲
۲۲۶۵۰۸

کیور ٹو سسٹم
سے آپ کیا کیا فائدے حاصل کر سکتے ہیں؟ لٹریچر مفت
ایک روپے کا واپسی ٹکٹ بھیج کر منگوائیں
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ پاکستان

پتہ

حبوب مفید اٹھرا — ۱۵ گرام ۱۶/- — ۶۰ گرام ۴۸/-
اکسیر اولادِ نرینہ (کورس) ۱۵۰/- روپے
زدجام عشق خاص ۴۸۰/- روپے
روشن کاجل ۵/- روپے
تریاق معدہ ۱۰/- روپے — ۲۰/- روپے
NASIR ناصر
دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ